سُنّے دا۔ جس دا مت ہو بانیا اوہنوں دشمن دی کی لوڑ۔ بانئے نوں
مارے بانیا جاں مارے کرتار۔ بنیا مِتّر نہ وِسواستی۔ کتوا سُدھ نہ
گدھا جتی۔ ہنسا سرپ سراوگی (بنیا) سرکنڈہ اور سُنار۔ پانچوں
ستے نہ بھلے کر دیکھو اعتبار۔ بنیا میت نہ کیجئے سن بھیا بھوئیں پال۔
گھڑی لائی لائیکے ہڑپے دھڑا دھڑ مال۔ ہڑپے دھڑا دھڑ مال دیوالہ ترت
دکھاوے۔ آپ رہے سکھ چین یار کے دھوکا لاوے۔ ایسے گردھر کوی راے
سن رے من کے منیا۔ بھوں بیری بھلے ہزار مِتّر اک کھوٹا بنیا۔ تلسی بنک
پُتر کا بھی نہ کرو وشواس۔ دھرج دے کاٹے گلا۔ ہر داس کا داس۔ رام رام
دو آنی۔ آ، یہ چھانی۔ چل گھر اٹھیانی جناں نیڑے ادنی ہتی۔ آدو اونرے پنا
سمجھے۔ کاریہ کالے پچ لسیھڑے۔ کاریہ کرتے پنا نرے۔ شیش تلیو
بنک سُتے۔ ست گورو نانک صاحب نے گرشتی بانی میں بھی لکھ رکھا ہے۔
" لوبھی کا وِسواہ نہ کیجے جے کا پار وسائے۔ نال لراڑاں دوستی کوڑے
کوڑی پائے۔" کراڑے سے مراد لالچی ہے۔ پچھمی پنجاب میں اروڑے لئے
انکو اروڑہ کی جگہ کراڑ بتاتے تھے۔ لوبھ لالچ کا ٹھیکہ لالوں کے پاس ہے تو انکا
سات سمندر سے پار بسیں تو بھی وساہ نہ کرنا چاہئے لیکن لکھا یہ ہے
کہ یہ لوگ ہمارے گھر گھر میں بسے ہیں اور ان سے خبردار ہونے کی بجائے ہم
انکو ہر جماعت میں لیڈر بنا کر خود انکی جیب میں پڑے ہوئے ہیں۔ یہاں تک
کہ ایک لالہ کو تو ہم لوگوں نے ماسٹر (تارا سنگھ) کہہ کر اسے خود استاد بنایا
اور خود ہوئے چیلے۔ دوسرے لالہ مسٹر (محمد علی جناح) کہہ کر بنایا اسکو والئی
آدمی لیکن مالک ٹھہرایا ہند دیش کے تیسرے حصے کا اور خطاب دیا قائد اعظم کا۔
تیسرے لالہ کو مشہور کر دیا مہاتما (گاندھی) حالانکہ بنا وہ باپ کا یعنی ہندو
بھی نہیں رہا۔ گو دسوں ست گوروؤں کا پرکاش لالوں کے گھر ہوا لیکن وہ
ست گورو تب بنے جب انکی ہستی ختم ہو چکی تھی یعنی برہم روپ بن چکے تھے۔
اسلئے ان کے خلاف کوئی بات کہنی بڑا بھاری پاپ ہوگا۔

اب سیاسی دُنیا میں رائے کی آزادی کے بہانے کوڑ بولنے کا
لائسنس لئے بیٹھے ہیں اور لیکچر یا تقریر کرتے وقت گھنٹوں لگاتار بولتے
رہتے ہیں۔ لیکن جو کچھ بولتے ہیں سب کوڑ کیونکہ کسی کے باپ کا نام لیکر
بات نہیں کرتے لہٰذا بات کسی کے سر نہیں آتی اور کسی کو فکر نہیں